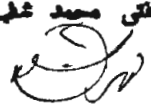
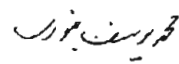


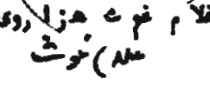
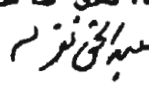


اکابر علماء کا مشترکہ بیان

— مولانا سمیع الحق کی ذاتی ڈائری سے انتخاب —

۲۶۹
یوم شنبہ کو کراچی میں باہمی مفاہمت کے سلسلہ میں حسب ذیل علماء کرام کے درمیان ایک بند کمرے میں مذاکرات ہوئے جو کئی گھنٹوں تک جاری رہے ان مذاکرات کے بعد حسب ذیل مشترکہ بیان جاری کیا گیا جو بشریک اشاعت ہے۔
(ادارہ)

کچھ روز سے بعض اخباری بیانات اور اسلام دشمن عناصر کی ہتھ دوانیوں سے
جمہیت علماء اسلام کے رہنماؤں کے مابین جو اختلافات اور کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اسکو
دور کرنے اور باہم ایک دوسرے سے قرب کر کے نئے کھلنے والے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب - مولانا
محمد یوسف بنوری صاحب - مولانا اطہر علی صاحب - مولانا عبدالحق حقانی صاحب اور
مولانا احتشام الحق صاحب تعانوی پر مشتمل ایک کمیٹی مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام فوٹ ہزاروی
کی منظوری سے قائم کی گئی ہے۔ یہ کمیٹی مفاہمت اور صلحت کے مذاکرات جاری رکھیگی۔
سر دست اس کمیٹی کے ارکان اور مفتی محمود صاحب و مولانا غلام فوٹ ہزاروی صاحب نے بالاطفاق
اعلان کیا ہے کہ مفاہمت کی گفتگو جاری رہے۔ فریقین میں سے ہر ایک اپنے اپنے کام کو جاری
رکھتے ہوئے کسی دوسرے پر تقریرون میں یا اخباری بیانات میں ہتھ ملنے نہ کریں اور ہر فریق
دوسرے کا احترام باقی رکھے۔

- | | |
|---|---|
| ۱ - مولانا مفتی محمد شفیع صاحب | ۲ - مولانا محمد یوسف بنوری صاحب |
|  |  |
| ۲ - مولانا احتشام الحق صاحب تعانوی | ۲ - مفتی محمود صاحب |
|  |  |
| ۵ - مولانا غلام فوٹ ہزاروی صاحب | ۶ - مولانا عبدالحق صاحب حقانی اکڑہ خٹک |
|  |  |
| ۷ - مولانا اطہر علی صاحب کشور گنج مشرقی پاکستان - | |

حقانید کے مہتمم حضرت مولانا عبدالحق صاحب جو تمام دینی حلقوں میں احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں ایک خاص مشن پر کراچی پہنچ رہے ہیں اور اسکان ہے کہ مولانا عبدالحق ایک ہی نام سے متوازی جمعیت علماء اسلام کے ڈھول کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کریں گے۔

اخبارات نے مختلف قسم کی خبریں نشر کیں۔ بحوالہ اس تمام صورتحال کے پس منظر میں حضرت شیخ الحدیث پروفیسرین کے اعتماد اور ہمہ گیر محبت پر روشنی پڑتی ہے۔ (ذاتی ڈائری صفحہ

سندھ والندریار کا اجتماع

۲۰ اپریل ۱۹۵۹ء حضرت مولانا احتشام الحق کی دعوت پر سندھ والندریار کے مشہور اجتماع میں شرکت کے لیے ٹرین سے جا رہے تھے ہم لوگ لاہور اسٹیشن لہنے گئے کافی احباب و علماء موجود تھے۔

بعض اسفار

۱۱ جولائی ۱۹۵۸ء - حضرت نمان جمعیت علماء اسلام کے اجلاس میں شرکت کرنے گئے ۱۵ جولائی کو واپسی ہوئی ۲۲ اگست شیخ عبدالکرم کی تعزیت کے لیے سرگودھا گئے۔

۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء - مرکزی جمعیت علماء اسلام نے والد ماجد کے نام سات مرکزی ارکان طالع میں شامل کیا ہے اور مجلس عالمہ کے ہونے والے اجلاس ڈھاکہ میں شرکت کی دعوت دی ہے مگر حضرت نے معذرت کا اظہار کر دیا ہے۔

۲۲ ستمبر ۱۹۵۷ء - حضرت کے ساتھ دارالعلوم اسلامیہ شیرگڑھ کے اجلاس میں جانا ہوا شیرگڑھ سے واپسی پر مہری چند کے قریب داروند کلی میں ایک نہایت متقی و پرہیزگار بزرگ فقیر صاحب کی ملاقات کے لیے گئے۔ سنہ ۱۳۰ برس عمر ہے۔

۱۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء - مولانا عجب نذر کی دعوت پر دارالعلوم بنوں کے اجلاس میں شرکت کرنے بنوں گئے ۱۲ اکتوبر کو واپس ہوئے۔

۲۴ نومبر ۱۹۵۷ء - رسالہ پورچھادنی میں کچھ بال میں فریبوں سے سیرت کے موضوع پر خطاب کیا۔

۱۲ دسمبر ۱۹۵۷ء - راولپنڈی کے مدرسہ امداد الاسلام کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کی۔

۲۱ مارچ ۱۹۵۸ء - والد ماجد مفتی محمد حسن مرحوم کی دعوت پر جامعہ اشرفیہ لاہور کے سالانہ جلسہ کے لیے لاہور تشریف لے گئے ناچیز راقم الحروف

جمعیت علماء اسلام کے اختلافات اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق پر اعتماد اور ان کا مؤثر کردار

اگست ۱۹۶۹ء کو جمعیت علماء اسلام سے حضرت مولانا احتشام الحق تقاضوی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع اور حضرت مولانا نضر احمد کے اختلافات شدید شکل میں ظاہر ہونے لگے۔ اگست کے آخری ہفتہ میں نئی متوازی جمعیت العلماء ان حضرات نے قائم کر لی۔ دونوں طرف سے اخباری بیانات الزامات اور اتہامات نے خطرناک صورت حال اختیار کر لی۔ حضرت شیخ الحدیث کو بھی اس سلسلہ میں سخت پریشان تھی اور جمعیت علماء اسلام کے اکابر مولانا مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی کے سوشلسٹ جماعتوں کی طرف استاء و کارجمان سخت پریشان کن اور تشویش کا باعث تھا۔ مجھے لاہور کے کسی سیمینار کے سلسلہ میں جانا ہوا تو حضرت والد گرامی نے حضرت مولانا عبداللہ الزور اور دیگر زعماء جمعیت کو اس صورت حال کی اصلاح کی طرف توجہ دلانے کی تلقین کی۔ ان دنوں نئی جمعیت کی تشکیل کے سلسلے میں (بنگلہ دیش) سابق مشرقی پاکستان کے علماء مولانا اطہر علی وغیرہ بھی تشریف لائے تھے۔ انہیں بھی حالات نے پریشان کر رکھا تھا۔ غور و خوض کے بعد اکثر حضرات کی نگاہ حضرت شیخ الحدیث پر پڑی اور خطوط و تار اور ٹیلیفون کے ذریعے شدید امراد ہوا کہ آپ خود ہی تشریف لاکر استمداد کے لیے کئی صورت نکال دیں۔ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کراچی پہنچے جبکہ حضرت شیخ الحدیث پنڈی سے بذریعہ طیارہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری کی معیت میں رات کے تین بجے کراچی پہنچے۔

احقر اس سلسلہ میں حضرت مولانا عبداللہ انور مرحوم کی معیت میں بذریعہ کارملٹان خانیور اور دین پور کے اکابر سے ملتے ہوئے کراچی پہنچا۔ نیرطاون، لائٹھی اور جیکب لائن میں اکابر علماء کے مذاکرات جاری رہے۔ اصولی اختلاف تو ختم نہ ہو سکا۔ البتہ ایک دور سے کے خلاف میان بازی نہ کرنے پر سب حضرات نے دستخط کر دیتے پھر ایک رابطہ کمیٹی بنائی گئی۔ جو مفاہمت اور اتحاد کی راہ نکالنے پر عزم کرتے تھی اس کمیٹی میں حضرت والد گرامی کے علاوہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، حضرت مولانا احتشام الحق تقاضوی اور مولانا اطہر علی مشرقی پٹنہ اور حضرت مولانا محمد یوسف بنوری بھی شامل تھے۔ ۲۸ ستمبر کو مولانا احتشام الحق تقاضوی کے مکان پر اکابر علماء کے بند کرے میں مذاکرات ہوئے۔ ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کی کوشش کی ان دنوں پوری علمی دنیا کی نظریں ان مذاکرات اور اس سلسلے میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے مشن پر لگی ہوئی تھی۔ دو زمانہ جنگ کراچی نے حضرت مولانا عبدالحق کی آمد کی خبر دیتے ہوئے لکھا: دارالعلوم

دکھا اور اکثر اپنے اہل کی خاص مجالس میں رکھا ایک مجلس میں حضرت کے صاحبزادے بادشاہ گل صاحب کے ساتھ ذکر کے موضوع پر عجیب و غریب گفتگو رہی اسی سفر کے بعض زقار حاجی محمد یوسف جناب قدرت شاہ اور جناب سیرین صاحب وغیرہ بھی ساتھ تھے۔ (ذاتی ڈائری صفحہ ۵۵)

مولانا نصیر الدین غور عشتوی کی معیت میں حضرۃ والد صاحب کا سفر لنڈھی کوتل

۲۱ فروری ۱۹۶۵ء کو حضرت والد صاحب اور حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غور عشتوی کارول میں لنڈھی کوتل گئے، میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ درہ خیبر میں حاجی گلاب خان کے مکان پر آرام کیا پھر اشٹیل مدرسہ مدنیہ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ ان بزرگوں نے مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا واپسی میں والد صاحب کے ساتھ طورخم پاک افغان مدرسہ اور لنڈھی کوتل کی سیر کی اور راستہ میں حاجی جہٹ کے بڑے لڑکے حاجی گل شیر (جواب سینئر اور وفاقی وزیر ہیں) کے مکان میں آرام کیا۔

مجلس دعوت و اصلاح کا قیام

۲۳ اگست ۱۹۶۵ء کو والد صاحب مولانا یوسف بزرگی اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی دعوت پر حوامی ایجنپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہوئے۔ ۲۴ اگست کو کراچی اسٹیشن پر بڑا استقبال ہوا۔ ۲۵ اگست کو دارالعلوم کراچی میں ان اکابر کی میٹنگ ہوئی۔

مجلس دعوت و اصلاح کا قیام عمل میں آیا جو مغربی تہذیب، لادینی مساجد اور قرآن و سنت میں تعزیری سرگرمیوں کا مقابلہ اور دینی تعلیم کی اشاعت کا کام کرے گی۔ ۲۷ ارکان پر مشتمل مجلس عاملہ بنائی گئی والد صاحب بھی اس میں لئے گئے۔ ۲۷ اگست جامع مسجد نیو ٹاؤن کراچی میں قبل از جمعہ والد صاحب کی تقریر ہوئی۔ بعد از جمعہ حاجی فرید الدین کی طرف سے دی گئی ایک تقریب میں شرکت کی۔ ۲۹ اگست کو حضرۃ والد صاحب کراچی سے واپس آکر پہنچے۔

جہاد کشمیر

۲ ستمبر ۱۹۶۵ء جنگ کشمیر زوروں پر ہے بعد از نماز عشاء مسجد تانضیان میں تاضی صاحب مرحوم کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ عثمانیہ نے تقریر کیا کیس۔ دارالعلوم کے طلبہ مالی و جانی امداد کی پیش کش میں پیش پیش رہے ایک طالب علم نے اپنا ظلم نکال کر مالی امداد میں جمع کر دیا۔ اکثر طالب علموں کے پاس جو بھی دوچار آنے نقدی بھی پیش کر دی۔

دورۃ منظر آباد

۹ جون ۱۹۶۵ء آزاد کشمیر کا سفر جلسہ سیرت کے سلسلے میں ہوا

بھی ساتھ قلا جہد اسٹیشن پر ملا۔ و طلبا۔ استقبال کے لیے موجود تھے۔ مولانا مفتی محمد حسن، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مفتی محمد شفیع اور مولانا فیروز صاحب، مولانا ہدایت ماسمی اور دیگر علامہ مولانا محمد رسول خان مولانا مطیع الحق دیوبند، علامہ شہاب الدین تلینڈ شیخ الہند اور دیگر اکابر سے ملاقاتیں رہیں حضرت نے مجھے علامہ اقبال کا مزار شاہی مسجد اور آثار شہرہ کی سیر کرائی۔ ظہر کے بعد اور پھر رات کے جلسہ میں والد ماجد کی نجییت حدیث پر تقریریں ہوئیں دوسری نشست والد ماجد کی صدارت میں ہوئی۔ مفتی محمد شفیع صاحب نے تعلیم کتاب و سنت پر تقریر کی۔ ۲۹ تاریخ کو جناب ایجنپریس سے واپس ہوئے۔

امروہہ اور آگرہ میں طالب علمی

امروہہ کے ایک ڈاکٹر کو فرمایا کہ میں طالب علمی کے زمانہ میں امروہہ میں چھ ماہ رہ چکا ہوں جن دنوں مولانا عبدالشکور لکنوی اور مولانا کا مناظرہ دس دن ہوا تھا مولانا عبدالرحمن امروہوی کی ملاقات بھی ہوا کرتی تھی۔ آگرہ میں بھی تعلیم حاصل کی۔

(۱۳ جولائی ۱۹۵۴ء)

حاجی صاحب ترنگ زنی کے لیے دوسفر

والد ماجد نے فرمایا کہ میں ایک بار قنداری۔ بھوڑ گیا جب کہ حضرۃ حاجی صاحب بقید حیات تھے اور ان کے لڑکے بادشاہ گل صاحب اور خان آں فراگتی کی لڑائی تھی اور ایک دفعہ حاجی صاحب مرحوم کی وفات کے بعد بھی گیا حضرت حاجی صاحب سے والد ماجد بیعت بھی ہوئے تھے۔ (جنوری ۵۵)

حاجی صاحب ترنگ زنی سے بیعت اور انکا اظہار اعتماد

جناب عثمان الدین استاد اکوڑہ کہتے ہیں کہ میں بھی حضرت کے ساتھ حاجی صاحب ترنگ زنی کی خدمت میں جانے والے رفقا۔ میں سے تھا حضرت حاجی صاحب ترنگ زنی مرحوم کے اہل دور دراز کی مسافرتوں اور مشقتوں کے بعد جمعرات کی شام کو ہم لوگ وہاں پہنچے حضرت حاجی صاحب ترنگ زنی کو یہ معلوم ہوا کہ مولانا عبدالحق صاحب جو ایک مشہور عالم دین ہیں تشریف لائے ہیں انہوں نے انہیں اپنی خاص قیام گاہ میں بلایا ہم سب کو خصوصی کھا کھلایا جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل حضرت شیخ الحدیث نے حضرت صاحب ترنگ زنی کے حکم کی تعمیل میں نہایت بلند پایہ تقریر کی۔ جمعہ کے بعد حضرت حاجی صاحب نے اپنی ٹوپی مبارک آٹا کر آپ کے سر پر رکھ دی جو کمال محبت و اعتماد کی دلیل ہے اور غالباً بیعت پھر جمعہ کی نماز کے بعد ہوئی۔ حضرت نے بے حد دعائیں کیں۔ دو تین دن نہایت اعزاز و اکرام سے